ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 1978

Program: BS Islamic Studies (Spec. Qur'an & Tafsir)

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ (شعبہ قرآن وتفسیر)

کورس: ترجمہ قرآن-4 (1978)

سطح: بی۔اے/علوم اسلامیہ (تخصص قرآن وتفسیر)

سمسٹر: خزاں 2026ء

امتحانی مشق نمبر 2 (یونٹ نمبر: 6 تا 10)

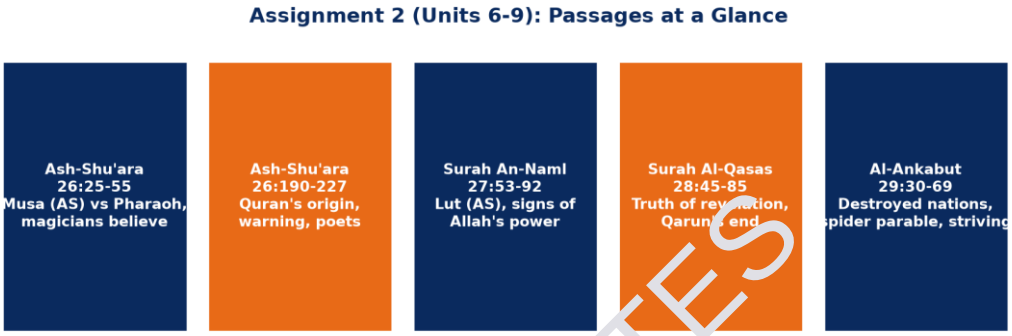
کل نمبر: 100 — کامیابی کے نمبر: 50

Reference &For Study — SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

نوٹ: یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعہ اور رہنمائی کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ نصابی کتاب کے متعلقہ یونٹس اور مصحفِ مجید کا بالمقابل مطالعہ کر کے ترجمہ اپنے الفاظ میں، اپنی تحریر میں لکھیں۔ اس گائیڈ میں لفظی ترجمہ منتخب آیات کے مشکل الفاظ کی جدولوں کی صورت میں اور بامحاورہ ترجمہ تمام مطلوبہ آیات کا آیت بہ آیت پیش کیا گیا ہے، تاہم حتمی درستگی کے لیے نصابی کتاب کے منظور شدہ ترجمے سے تقابل ضرور کریں۔

سوال نمبر 1: سورۃ الشعراء، آیات 25 تا 55 کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ (20 نمبر)

سوال نمبر 1۔ سورۃ الشعراء کی آیت نمبر 25 تا 55 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجیے۔ (20)



شکل: مشق نمبر 2 کے پانچوں منتخب قرآنی حصوں کا اجمالی نقشہ

تعارف

سورۃ الشعراء قرآن مجید کی چھبیسویں سورت ہے، یہ مکی سورت ہے اور اس کی کل دو سو ستائیس آیات ہیں۔ اس سورت میں حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب علیہم السلام کے واقعات یکساں اسلوب میں بیان ہوئے ہیں اور ہر قصے کے آخر میں یہ جملہ دہرایا گیا ہے کہ بے شک اس میں نشانی ہے اور ان کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے، اور بے شک آپ کا رب غالب و مہربان ہے۔ زیرِ ترجمہ حصہ آیات 25 تا 55 ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے درمیان مکالمہ، فرعون کی جیل کی دھمکی، عصا اور یدِ بیضا کے معجزات، جادوگروں کی طلبی، مقابلے کا دن، جادوگروں کی شکست و ایمان اور بنی اسرائیل کے راتوں رات خروج کا حکم بیان ہوا ہے۔ یہ حصہ دعوت کے اسلوب، دلیل کی قوت اور حق کے مقابلے میں طاقت کے زوال کی بہترین مثال ہے۔

ترجمے کے اسلوب کے بارے میں وضاحت: لفظی ترجمے سے مراد یہ ہے کہ ہر عربی لفظ کے مقابل اس کا اردو مفہوم رکھا جائے، جبکہ بامحاورہ ترجمے سے مراد جملے کے مجموعی مفہوم کو اردو کے محاورے اور روانی کے مطابق ادا کرنا ہے۔ اس جواب میں پہلے سورت اور منتخب حصے کا تعارف پیش کیا گیا ہے، پھر ایک جدول میں منتخب آیات کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے، اس کے بعد تمام آیات کا بامحاورہ ترجمہ آیت نمبروں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور آخر میں مرکزی مضامین اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ طالب علم کو چاہیے

کہ لفظی جدول کی مدد سے ہر آیت کے الفاظ الگ الگ سمجھے اور پھر بامحاورہ ترجمے سے واقعے و مفہوم کی وحدت کو ذہن نشین کرے، کیونکہ امتحان میں یہی دونوں پہلو مطلوب ہوتے ہیں۔

لفظی ترجمہ: منتخب آیات کے اہم الفاظ

جدول 1: سورۃ الشعراء (25 تا 55) — منتخب الفاظ کا لفظی ترجمہ

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی مفہوم
25	قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ	اس نے اپنے اردگرد والوں سے کہا: کیا تم سنتے نہیں؟
28	رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا	مشرق و مغرب اور جو ان کے درمیان ہے، سب کا رب
29	لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ	میں ضرور تجھے قیدیوں میں شامل کر دوں گا
32	فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ	پس اس نے اپنا عصا ڈالا تو وہ اچانک واضح اژدہا بن گیا
33	وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۤءُ لِلنّٰظِرِيْنَ	اور اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لیے سفید (روشن) تھا
36	اَرْجِهْ وَاَخَاهُ	اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دو / روک رکھو
41	اَىِٕنَّ لَنَا لَاَجْرًا	کیا ہمارے لیے ضرور کوئی انعام ہو گا؟
45	تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ	وہ اسے نگلنے لگا جو وہ جھوٹ بنا رہے تھے

انہوں نے کہا: کوئی حرج / نقصان نہیں	قَالُوْا لَا ضَيْرَ	50
کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے کر نکل جاؤ	اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ	52
بے شک یہ لوگ ایک چھوٹی سی جماعت ہیں	اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ	54

بامحاورہ ترجمہ: آیات 25 تا 55

آیات 25 تا 35: (25) فرعون نے اپنے ارد گرد (بیٹھے سرداروں) سے کہا: کیا تم (اس کی بات) سنتے نہیں؟ (26) موسیٰ نے کہا: (وہ) تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا بھی رب ہے۔ (27) فرعون نے کہا: بے شک تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے، بیشک دیوانہ ہے۔ (28) موسیٰ نے کہا: (وہ) مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، اگر تم عقل رکھتے ہو (تو یہ بات کافی ہے)۔ (29) فرعون نے کہا: اگر تم نے میرے سوا کسی کو معبود بنایا تو میں ضرور تمہیں قیدیوں میں شامل کر دوں گا۔ (30) موسیٰ نے کہا: اگرچہ میں آپ کے پاس واضح (معجزہ) لے کر آؤں؟ (31) فرعون نے کہا: پس اسے لے آؤ اگر تم سچوں میں سے ہو۔ (32) پس موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو اچانک وہ ایک واضح اژدہا بن گیا۔ (33) اور انہوں نے اپنا ہاتھ (گریبان سے) نکالا تو اچانک وہ دیکھنے والوں کے لیے سفید و روشن تھا۔ (34) فرعون نے اپنے ارد گرد کے سرداروں سے کہا: بے شک یہ بڑا ماہر جادوگر ہے۔ (35) یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے ذریعے تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال دے، پس تم کیا مشورہ دیتے ہو؟

آیات 36 تا 46: (36) انہوں نے کہا: اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دیجیے اور شہروں میں جمع کرنے والے (اہلکار) بھیج دیجیے۔ (37) وہ آپ کے پاس ہر بڑے ماہر جادوگر کو لے آئیں۔ (38) پس ایک معلوم دن کے مقررہ وقت پر جادوگر جمع کیے گئے۔ (39) اور لوگوں سے کہا گیا: کیا تم بھی جمع ہونے والے ہو؟ (40) شاید ہم جادوگروں ہی کی پیروی کریں اگر وہ غالب آ جائیں۔ (41) پھر جب جادوگر آئے تو انہوں نے فرعون سے کہا: اگر ہم غالب آ گئے تو کیا ہمارے لیے ضرور کوئی بڑا انعام ہو گا؟ (42) فرعون نے کہا: ہاں، اور تم اس وقت ضرور مقرب لوگوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (43) موسیٰ نے ان سے کہا: جو کچھ تم ڈالنے والے ہو ڈال دو۔ (44) پس انہوں نے

اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں ڈال دیں اور کہا: فرعون کی عزت کی قسم! یقیناً ہم ہی غالب آئیں گے۔(45) پھر موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا تو اچانک وہ اس (جادو) کو نگلنے لگا جو وہ جھوٹ گھڑ رہے تھے۔(46) پس جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے (یعنی سجدے میں گر پڑے)۔

آیات 47 تا 55: (47) انہوں نے کہا: ہم جہانوں کے رب پر ایمان لائے۔(48) موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔(49) فرعون نے کہا: تم اس پر ایمان لے آئے اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ بے شک یہی تمہارا بڑا ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے؛ پس تم عنقریب جان لو گے؛ میں ضرور تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹوں گا اور تم سب کو سولی چڑھاؤں گا۔(50) انہوں نے کہا: کوئی نقصان نہیں بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔(51) یقیناً ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمارے گناہ معاف کر دے گا کیونکہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔(52) اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے کر نکل جائیے؛ بے شک تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔(53) پس فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے (اہلکار) بھیج دیے۔(54) [illegible] بے شک یہ لوگ ایک چھوٹی سی جماعت ہیں۔(55) اور بے شک یہ ہمیں غصہ دلانے والے ہیں۔

مرکزی مضامین اور اسباق

اس حصے کے اسباق واضح ہیں: اول، دعوتِ حق میں دلیل کی زبان استعمال ہونی چاہیے؛ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہر سوال کا جواب مشرق و مغرب کے رب جیسی آفاقی دلیل سے دیا اور فرعون کی گالی و دھمکی کا جواب دلیل ہی سے دیا۔ دوم، جب باطل دلیل سے عاجز آتا ہے تو قید و قتل کی دھمکیوں پر اتراتا ہے، جو اس کی کمزوری کی علامت ہے۔ سوم، جادوگروں کا کردار ایمان کی قیمت سمجھاتا ہے کہ سچ پہچان لینے کے بعد دنیاوی انعام و مقربیت بے قیمت ہو جاتی ہے۔ چہارم، اللہ کی نصرت حق کے ساتھ ہوتی ہے، اس لیے خروج کا حکم بھی اسی تدبیر کا حصہ تھا۔ طالب علم کو ان واقعات کی ترتیب اور مکالموں کے ترجمے کو خاص طور پر دہرانا چاہیے کیونکہ سوالات میں اکثر انہی کی تفصیل مطلوب ہوتی ہے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ الشعراء کی آیات 25 تا 55 حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون سے بحث، معجزات کا ظہور، جادوگروں کے مقابلے و ایمان اور بنی اسرائیل کے خروج کے حکم کو بیان کرتی ہیں۔ لفظی ترجمہ مکالموں کے الفاظ کھولتا ہے اور بامحاورہ ترجمہ واقعے کی مکمل جھلک پیش کرتا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ اس حصے کو واقعاتی ترتیب کے ساتھ یاد کرے اور جادوگروں کے ایمانی الفاظ یعنی آیات 47 تا 51 کے ترجمے پر خصوصی توجہ دے۔

سوال نمبر 2: سورۃ الشعراء، آیات 190 تا 227 کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ (20 نمبر)

سوال نمبر 2۔ سورۃ الشعراء کی آیت نمبر 190 تا 227 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجیے۔ (20)

تعارف

یہ حصہ سورۃ الشعراء کا اختتامی اور اہم ترین حصہ ہے جس میں حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم یعنی اصحابِ الایکہ کے انجام کے بعد قرآن مجید کی عظمت، اس کے نزول کی کیفیت، مشرکین کے رویے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی و ہدایات اور آخر میں شعراء کے بارے میں اصولی گفتگو آئی ہے۔ آیت 192 سے یہ اعلان ہوتا ہے کہ یہ قرآن رب العالمین کی طرف سے اتارا گیا ہے، روح الامین یعنی جبریل علیہ السلام اسے لے کر آپ کے دل پر نازل ہوئے، واضح عربی زبان میں، تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہوں۔ یہ آیات قرآن کے ماخذ کے بارے میں تمام شبہات کا جواب دیتی ہیں اور اس الزام کی تردید کرتی ہیں کہ یہ شیاطین یا شعراء کا کلام ہے۔ سورت کا اختتام اس مشہور آیت پر ہوتا ہے کہ ظالم عنقریب جان لیں گے کہ وہ کس انجام کو لوٹنے والے ہیں۔ اس لیے یہ حصہ عقیدۂ وحی کے مطالعے میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

ترجمے کے اسلوب کے بارے میں وضاحت: لفظی ترجمے سے مراد یہ ہے کہ ہر عربی لفظ کے مقابل اس کا اردو مفہوم رکھا جائے، جبکہ بامحاورہ ترجمے سے مراد جملے کے مجموعی مفہوم کو اردو کے محاورے اور روانی کے مطابق ادا کرنا ہے۔ اس جواب میں پہلے سورت اور منتخب حصے کا تعارف پیش کیا گیا ہے، پھر ایک جدول میں منتخب آیات کے اہم الفاظ کا

لفظی ترجمہ دیا گیا ہے، اس کے بعد تمام آیات کا بامحاورہ ترجمہ آیت نمبروں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور آخر میں مرکزی مضامین اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ لفظی جدول کی مدد سے ہر آیت کے الفاظ الگ الگ سمجھے اور پھر بامحاورہ ترجمے سے واقعے و مفہوم کی وحدت کو ذہن نشین کرے، کیونکہ امتحان میں یہی دونوں پہلو مطلوب ہوتے ہیں۔

لفظی ترجمہ: منتخب آیات کے اہم الفاظ

جدول 2: سورۃ الشعراء (190 تا 227) — منتخب الفاظ کا لفظی ترجمہ

آیت	عربی متن / ترکیب	لفظی مفہوم
192	وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	اور بے شک یہ (قرآن) جہانوں کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے
193	نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ	اسے امانت دار فرشتہ (جبریل) لے کر اترا
195	بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ	واضح عربی زبان میں
196	وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ	اور بے شک اس (کا ذکر) پہلوں کی کتابوں میں بھی ہے
204	اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ	کیا وہ ہمارے عذاب کو جلدی مانگتے ہیں؟
210	وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ	اور اسے شیاطین لے کر نہیں اترے
212	اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ	بے شک وہ (آسمانی باتیں) سننے سے الگ کیے گئے ہیں

214	وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ	اور اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرایئے
215	وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ	اور اپنا بازو (شفقت سے) جھکایئے
222	تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ	وہ ہر بڑے جھوٹے، گناہگار پر اترتے ہیں
225	فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ	وہ ہر وادی (مضمون) میں سرگرداں پھرتے ہیں
227	اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ	وہ کس پلٹنے کی جگہ کو پلٹیں گے (یعنی کس انجام کو پہنچیں گے)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 190 تا 227

آیات 190 تا 201: (190) بے شک اس میں ضرور نشانی ہے، لیکن ان کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۔ (191) اور بے شک آپ کا رب یقیناً غالب، مہربان ہے۔ (192) اور بے شک یہ (قرآن) جہانوں کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ (193) اسے لے کر امانت دار روح (جبریل) اترے ہیں۔ (194) آپ کے دل پر، تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہوں۔ (195) واضح عربی زبان میں۔ (196) اور بے شک اس (قرآن کا ذکر) پہلے لوگوں کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ (197) کیا ان کے لیے یہ نشانی کافی نہیں کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں؟ (198) اور اگر ہم اسے کسی عجمی (غیر عربی) شخص پر نازل کرتے۔ (199) پھر وہ اسے ان کے سامنے پڑھتا تو بھی وہ اس پر ایمان لانے والے نہ ہوتے۔ (200) اسی طرح ہم نے اس (انکار) کو مجرموں کے دلوں میں داخل کر دیا ہے۔ (201) وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔

آیات 202 تا 213: (202) پس وہ (عذاب) ان پر اچانک آئے گا اور انہیں خبر بھی نہ ہو گی۔ (203) پھر وہ کہیں گے: کیا ہمیں مہلت دی جائے گی؟ (204) کیا وہ ہمارے عذاب کو جلدی مانگتے ہیں؟ (205) بھلا بتایئے، اگر ہم انہیں کئی سال فائدہ اٹھانے دیں۔ (206) پھر ان پر وہ (عذاب) آ جائے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

(207) تو جو وہ فائدہ اٹھاتے رہے وہ ان کے کچھ کام نہ آئے گا۔(208) اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اس کے لیے ڈرانے والے (رسول) تھے۔(209) نصیحت کے لیے، اور ہم ظلم کرنے والے نہیں تھے۔(210) اور اس (قرآن) کو شیاطین لے کر نہیں اترے۔(211) اور نہ یہ ان کے لائق ہے اور نہ وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔(212) بے شک وہ (آسمانی باتیں) سننے سے دور رکھے گئے ہیں۔(213) پس آپ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکاریں ورنہ آپ عذاب دیے جانے والوں میں سے ہو جائیں گے (یہ خطاب بظاہر رسول کو ہے مگر تنبیہ امت کے لیے ہے)۔

آیات 214 تا 227: (214) اور اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرایئے۔(215) اور ایمان والوں میں سے جو آپ کی پیروی کریں ان کے لیے اپنا بازو (شفقت سے) جھکایئے۔ (216) پھر اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو فرما دیجیے: میں اس سے بری ہوں جو تم کرتے ہو۔(217) اور غالب، مہربان (اللہ) پر بھروسا کیجیے۔(218) جو آپ کو دیکھتا ہے جب آپ (نماز کے لیے) کھڑے ہوتے ہیں۔(219) اور سجدہ کرنے والوں میں آپ کا چلنا پھرنا بھی (دیکھتا ہے)۔(220) بے شک وہی سننے والا، جاننے والا ہے۔ (221) کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں؟(222) وہ ہر بڑے جھوٹے، گناہگار پر اترتے ہیں۔(223) وہ سنی سنائی بات (آگے) ڈال دیتے ہیں اور ان کے اکثر لوگ جھوٹے ہیں۔(224) اور شعراء کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔(225) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سرگرداں پھرتے ہیں (یعنی ہر مضمون میں بے مقصد بات بڑھاتے ہیں)۔(226) اور وہ وہ باتیں کہتے ہیں جو خود نہیں کرتے۔(227) سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے، نیک اعمال کیے، اللہ کو کثرت سے یاد کیا اور مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لیا (یعنی حق کی مدافعت کی)؛ اور ظلم کرنے والے عنقریب جان لیں گے کہ وہ کس انجام کو لوٹنے والے ہیں۔

مرکزی مضامین اور اسباق

اس حصے کے اہم مضامین یہ ہیں: اول، قرآن کا ماخذ صرف اللہ ہے اور جبریل امین کے ذریعے رسول کے قلب پر اس کا نزول ہوا، اس لیے اسے شیطانی کلام کہنا بے بنیاد ہے۔ دوم، دنیاوی مہلت و آسائش عذاب سے بچاؤ کی دلیل نہیں؛ کئی سال کے فائدے بھی آئے ہوئے عذاب کو نہیں ٹال سکتے۔ سوم، دعوت کی ترتیب سکھائی گئی ہے کہ پہلے قریبی رشتے داروں کو ڈرایا جائے، مومنوں سے شفقت کی جائے اور نافرمانوں سے براءت اختیار کی جائے، ساتھ ہی بھروسا صرف اللہ پر ہو۔ چہارم، شعراء و کلام کی قدر و قیمت اس کے

مقصد سے ہے؛ ایمان، عملِ صالح، ذکرِ الٰہی اور مظلوم کی حمایت والا کلام اس مذمت سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ طالب علم کو یہ استثنائی آیت 227 خاص طور پر یاد رکھنی چاہیے کیونکہ ادب و شاعری سے متعلق ضمنی سوالات اسی سے بنتے ہیں۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ الشعراء کی آیات 190 تا 227 قرآن کی الٰہی اصل، اس کے نزول کی پاکیزگی، منکرین کے انجام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعوت کی ہدایات اور شعراء کے بارے میں اصولی موقف کو بیان کرتی ہیں اور سورت کا اختتام ظالموں کو سخت وعید پر ہوتا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ آیات 192 تا 195، 214 تا 217 اور 227 کے تراجم کو پختہ یاد کرے اور پوری سورت کے یکساں اختتامی جملوں کے ترجمے کو بھی ذہن نشین رکھے۔

سوال نمبر 3: سورۃ النمل، آیات 53 تا 92 کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ (20 نمبر)

سوال نمبر 3۔ سورۃ النمل کی آیت نمبر 53 تا 92 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجیے۔ (20)

تعارف

سورۃ النمل قرآن مجید کی ستائیسویں سورت ہے، یہ مکی سورت ہے اور اس کی کل ترانوے آیات ہیں۔ اس سورت میں حضرت موسیٰ، حضرت سلیمان اور ملکہ سبا کے واقعات، چیونٹی کی وادی کا مشہور واقعہ اور توحید کے کونی دلائل تفصیل سے آئے ہیں۔ زیرِ ترجمہ حصہ آیات 53 تا 92 ہے جس کا آغاز حضرت صالح علیہ السلام کے مومن ساتھیوں کی نجات سے ہوتا ہے، پھر حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا واقعہ و انجام، اس کے بعد "اَمَّنْ" سے شروع ہونے والی پانچ عظیم آیات میں اللہ کی قدرت کے سوالیہ دلائل، انکارِ آخرت کا رد، قرآن کی ہدایت و رحمت ہونے کا بیان، دابۃ الارض اور صور و میزانِ عدل کے مناظر اور آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف اللہ کی عبادت و تلاوتِ قرآن کا حکم بیان ہوا ہے۔ یہ حصہ توحید کے دلائل کی خوبصورت ترین ترتیب رکھتا ہے۔

ترجمے کے اسلوب کے بارے میں وضاحت: لفظی ترجمے سے مراد یہ ہے کہ ہر عربی لفظ کے مقابل اس کا اردو مفہوم رکھا جائے، جبکہ بامحاورہ ترجمے سے مراد جملے کے مجموعی مفہوم کو اردو کے محاورے اور روانی کے مطابق ادا کرنا ہے۔ اس جواب میں پہلے سورت اور منتخب حصے کا تعارف پیش کیا گیا ہے، پھر ایک جدول میں منتخب آیات کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے، اس کے بعد تمام آیات کا بامحاورہ ترجمہ آیت نمبروں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور آخر میں مرکزی مضامین اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ لفظی جدول کی مدد سے ہر آیت کے الفاظ الگ الگ سمجھے اور پھر بامحاورہ ترجمے سے واقعے و مفہوم کی وحدت کو ذہن نشین کرے، کیونکہ امتحان میں یہی دونوں پہلو مطلوب ہوتے ہیں۔

لفظی ترجمہ: منتخب آیات کے اہم الفاظ

جدول 3: سورۃ النمل (53 تا 92) — منتخب الفاظ کا لفظی ترجمہ

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی مفہوم
53	وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ	اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے تھے
57	اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ	سوائے اس کی بیوی کے، ہم نے اسے پیچھے رہ جانے والوں میں ٹھہرایا
60	حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ	خوش منظر باغات
61	وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا	اور اس نے دو سمندروں کے درمیان ایک آڑ بنا دی
62	اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ	وہ کون ہے جو بے قرار کی (دعا) قبول کرتا ہے جب وہ

		اسے پکارتا ہے؟
65	قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ	فرما دیجیے: آسمانوں و زمین میں غیب کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا
75	وَمَا مِنْ غَآئِبَۃٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	اور آسمان و زمین کی کوئی پوشیدہ چیز نہیں
82	دَآبَّۃً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُھُمْ	زمین سے ایک جاندار جو ان سے بات کرے گا
88	وَتَرَی الْجِبَالَ تَحْسَبُھَا جَامِدَۃً	اور آپ پہاڑوں کو دیکھ کر انہیں جما ہوا سمجھیں گے
88	صُنْعَ اللّٰہِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ	اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو پختہ بنایا
91	اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ ھٰذِہِ الْبَلْدَۃِ	مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے رب کی عبادت کروں

بامحاورہ ترجمہ: آیات 53 تا 92

آیات 53 تا 62: (53) اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو ایمان لائے تھے اور پرہیز گاری کرتے تھے۔ (54) اور لوط کو (یاد کیجیے) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو حالانکہ تم دیکھتے (سمجھتے) بھی ہو؟ (55) کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے آتے ہو؟ بلکہ تم جہالت کرنے والے لوگ ہو۔ (56) تو ان کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے کہا: لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو؛ بے شک یہ لوگ بڑے پاکباز بنتے ہیں۔ (57) پس ہم نے لوط اور ان کے گھر والوں کو نجات دی سوائے ان کی بیوی کے؛ ہم نے اسے پیچھے رہ جانے والوں میں ٹھہرا دیا تھا۔ (58) اور ہم نے ان پر ایک (پتھروں کی) بارش برسائی؛ پس ڈرائے جانے والوں پر ہونے والی بارش کتنی بری تھی! (59) فرما دیجیے: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور سلام ہو اس کے ان بندوں پر جنہیں اس نے منتخب کیا؛ کیا اللہ بہتر

ہے یا وہ (معبود) جنہیں وہ شریک ٹھہراتے ہیں؟(60) بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس سے خوش منظر باغات اگائے؛ تمہارے بس میں نہ تھا کہ ان کے درخت اگا سکتے؛ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ بلکہ یہ لوگ سیدھے راستے سے ہٹنے والے ہیں۔(61) بھلا وہ کون ہے جس نے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا، اس کے درمیان نہریں جاری کیں، اس کے لیے مضبوط پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان ایک آڑ بنا دی؛ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ بلکہ ان کے اکثر لوگ جانتے ہی نہیں۔(62) بھلا وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے، اور تکلیف دور کر دیتا ہے، اور تمہیں زمین کے جانشین بناتا ہے؛ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ نوٹ: آیات 54 تا 58 میں جس بے حیائی کا ذکر ہے اس کا ذکر خالصتاً علمی و ترجمے کی حد تک کیا گیا ہے؛ کسی فرد یا معاملے پر شرعی حکم کی تطبیق اہلِ علم و عدالت کا کام ہے۔

آیات 63 تا 74: (63) بھلا وہ کون ہے جو تمہیں خشکی و تری کی تاریکیوں میں راستہ دکھاتا ہے اور اپنی رحمت کے آگے خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے؛ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ اللہ اس سے بلند ہے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔(64) بھلا وہ کون ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ پیدا کرے گا، اور جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؛ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ فرما دیجیے: اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔(65) فرما دیجیے: جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ غیب نہیں جانتا سوائے اللہ کے؛ اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔(66) بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم (وہاں جا کر) مکمل ہو جائے گا (ابھی وہ اس سے بے خبر ہیں)؛ بلکہ وہ اس کے بارے میں شک میں ہیں، بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں۔(67) اور کفر کرنے والوں نے کہا: کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے باپ دادا بھی، تو کیا ہم واقعی (قبروں سے) نکالے جائیں گے؟(68) یقیناً اس کا وعدہ ہم سے بھی کیا گیا تھا اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی؛ یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیوں کے سوا کچھ نہیں۔(69) فرما دیجیے: زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ مجرموں کا انجام کیسا ہوا۔(70) اور آپ ان پر غم نہ کیجیے اور ان کی چالوں سے دل تنگ نہ ہوں۔(71) اور وہ کہتے ہیں: یہ وعدہ کب (پورا) ہو گا اگر تم سچے ہو؟(72) فرما دیجیے: ممکن ہے کہ جس (عذاب) کو تم جلدی مانگتے ہو اس کا کچھ حصہ تمہارے پیچھے ہی آ لگا ہو۔(73) اور بے شک آپ کا رب لوگوں پر فضل والا ہے لیکن ان کے اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔(74) اور بے شک آپ کا رب یقیناً جانتا ہے جو کچھ ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔

آیات 75 تا 85: (75) اور آسمان و زمین کی کوئی پوشیدہ چیز نہیں مگر وہ ایک واضح کتاب میں (درج) ہے۔(76) بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل پر ان اکثر باتوں کو بیان کرتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔(77) اور بے شک یہ مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔(78) بے شک آپ کا رب اپنے حکم سے ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا؛ اور وہ غالب، جاننے والا ہے۔(79) پس اللہ پر بھروسا کیجیے؛ بے شک آپ واضح حق پر ہیں۔(80) بے شک آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جب وہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں۔(81) اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہٹا کر راستہ دکھانے والے ہیں؛ آپ تو صرف انہی کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں، پس وہ فرمانبردار ہیں۔(82) اور جب ان پر بات (قیامت کا وعدہ) پوری ہو جائے گی تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جاندار نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔(83) اور جس دن ہم ہر امت سے ان لوگوں کا ایک گروہ جمع کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے، پھر ان کی جماعت بندی کی جائے گی۔(84) یہاں تک کہ جب وہ (اللہ کے حضور) آ جائیں گے تو وہ فرمائے گا: کیا تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ تم نے انہیں علم سے گھیرا ہی نہ تھا، ورنہ تم (دنیا میں) کیا کرتے رہے تھے؟(85) اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر بات (عذاب کا فیصلہ) پوری ہو جائے گی، پس وہ بول نہ سکیں گے۔

آیات 86 تا 92: (86) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات بنائی تاکہ وہ اس میں آرام کریں اور دن کو روشن بنایا؛ بے شک اس میں ایمان لانے والی قوم کے لیے نشانیاں ہیں۔(87) اور جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے؛ اور سب اس کے حضور عاجز بن کر حاضر ہوں گے۔(88) اور آپ پہاڑوں کو دیکھ کر انہیں جما ہوا سمجھیں گے حالانکہ وہ بادلوں کے چلنے کی طرح چل رہے ہوں گے؛ یہ اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو پختہ بنایا؛ بے شک وہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔(89) جو شخص نیکی لے کر آئے گا اس کے لیے اس سے بہتر (جزا) ہے اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔(90) اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو ان کے چہرے آگ میں اوندھے ڈال دیے جائیں گے؛ تمہیں اسی کی جزا دی جائے گی جو تم کرتے تھے۔(91) مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے اور ہر چیز اسی کی ہے؛ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے رہوں۔(92) اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کروں؛ پس جو ہدایت قبول کرے وہ اپنے ہی فائدے کے لیے ہدایت قبول کرتا ہے، اور جو گمراہ ہو تو فرما دیجیے کہ میں تو صرف ڈرانے والوں میں سے ہوں۔

مرکزی مضامین اور اسباق

اس حصے کا مرکزی نکتہ توحید کے کونی دلائل ہیں: پانچ آیات میں "کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟" کا سوال دہرا کر انسان کو تخلیق، رزق، دعا کی قبولیت اور رہنمائی پر غور کی دعوت دی گئی ہے؛ خاص طور پر آیت 62 بتاتی ہے کہ بے قرار کی دعا سننے والا صرف اللہ ہے۔ دوسرا سبق سنتِ الٰہی کا ہے کہ ہر قوم میں مومن نجات پاتے ہیں اور سرکش ہلاک ہوتے ہیں، خواہ وہ ثمود ہوں یا قومِ لوط۔ تیسرا سبق علمِ غیب کی حصر الٰہی ہے کہ غیب کا علم صرف اللہ کو ہے، اس لیے مستقبل و تقدیر کے معاملات میں دعویٰ کرنے والوں سے بچنا چاہیے۔ چوتھا سبق قرآن کی صفت ہے کہ وہ اختلافی مسائل میں تبیین کرتا ہے اور مومنوں کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔ پانچواں سبق یہ ہے کہ نبی کا کام سنانا و پہنچانا ہے، ہدایت اللہ کے اختیار میں ہے، لہٰذا داعی کو مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ النمل کی آیات 53 تا 92 میں قومِ لوط کا انجام، توحید کے پانچ بڑے کونی دلائل، انکارِ آخرت کا جواب، قرآن کی ہدایت، قیامت کی نشانیاں و مناظر اور رسول کی ذمہ داری کی حدود بیان ہوئی ہیں۔ طالب علم کو چاہیے کہ "اَمَّنْ" والی آیات 60 تا 64 کے تراجم الگ الگ پختہ یاد کرے اور آیت 62 اور آیت 88 جیسی مشہور آیات کے مفاہیم پر خصوصی توجہ دے۔

سوال نمبر 4: سورۃ القصص، آیات 45 تا 85 کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ (20 نمبر)

سوال نمبر 4۔ سورۃ القصص کی آیت نمبر 45 تا 85 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجیے۔ (20)

تعارف

سورۃ القصص قرآن مجید کی اٹھائیسویں سورت ہے، یہ مکی سورت ہے اور اس کی کل اٹھاسی آیات ہیں۔ اس کا مرکزی موضوع حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے لے کر فرعون کے غرق تک کا مکمل قصہ ہے، اور سورت کا اختتام فاروں کے واقعے پر ہوتا ہے۔ زیرِ ترجمہ حصہ آیات 45 تا 85 ہے جس کا آغاز اس بیان سے ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدین و طور کے واقعات کے وقت حاضر نہ تھے، اس سے وحی کی سچائی ثابت ہوتی ہے؛ پھر اہلِ کتاب کے ایمان، ہدایت کے اللہ کے اختیار میں ہونے، حرمِ مکہ کی نعمت، دنیا و آخرت کے مال کا موازنہ، شرکاء سے باز پرس، رات دن کی نعمت اور قارون کے خزانوں، اس کی نصیحت، اس کے زمین میں دھنس جانے اور نیک انجام کے اہل کے مضامین آتے ہیں۔ یہ حصہ نبوت کی دلیل اور مال کی آزمائش جیسے دو بڑے موضوعات کو سمیٹے ہوئے ہے۔

ترجمے کے اسلوب کے بارے میں وضاحت: لفظی ترجمے سے مراد یہ ہے کہ ہر عربی لفظ کے مقابل اس کا اردو مفہوم رکھا جائے، جبکہ بامحاورہ ترجمے سے مراد جملے کے مجموعی مفہوم کو اردو کے محاورے اور روانی کے مطابق ادا کرنا ہے۔ اس جواب میں پہلے سورت اور منتخب حصے کا تعارف پیش کیا گیا ہے، پھر ایک جدول میں منتخب آیات کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے، اس کے بعد تمام آیات کا بامحاورہ ترجمہ آیت نمبروں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور آخر میں مرکزی مضامین اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ لفظی جدول کی مدد سے ہر آیت کے الفاظ الگ الگ سمجھے اور پھر بامحاورہ ترجمے سے واقعے و مفہوم کی وحدت کو ذہن نشین کرے، کیونکہ امتحان میں یہی دونوں پہلو مطلوب ہوتے ہیں۔

لفظی ترجمہ: منتخب آیات کے اہم الفاظ

جدول 4: سورۃ القصص (45 تا 85) — منتخب الفاظ کا لفظی ترجمہ

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی مفہوم
45	وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ	اور آپ اہلِ مدین میں مقیم نہیں تھے

48	قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا	انہوں نے کہا: (یہ) دو جادو ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں
54	يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ	انہیں ان کا اجر دوگنا دیا جائے گا
56	اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ	بے شک آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے
57	يُجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ	امن والا حرم جس کی طرف ہر چیز کے پھل کھینچ کر لائے جاتے ہیں
60	وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى	اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے
66	فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ	پس اس دن ان پر خبریں / جوابات پوشیدہ ہو جائیں گی
76	مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ	اس (کے خزانوں) کی چابیاں مضبوط جماعت پر بھی بھاری پڑتی تھیں
77	وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا	اور دنیا میں سے اپنا حصہ نہ بھول
81	فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ	پس ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا
83	تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ	وہ آخرت کا گھر
85	لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ	وہ ضرور آپ کو لوٹنے کی جگہ (مکہ) کی طرف لوٹائے گا

بامحاورہ ترجمہ: آیات 45 تا 85

آیات 45 تا 54: (45) لیکن ہم نے (موسیٰ کے بعد) کئی نسلیں پیدا کیں اور ان پر طویل زمانہ گزر گیا؛ اور آپ اہلِ مدین میں مقیم نہیں تھے کہ ان پر ہماری آیات تلاوت کرتے رہے ہوں، لیکن ہم ہی (رسول) بھیجنے والے تھے۔ (46) اور آپ طور کے کنارے بھی موجود نہیں تھے جب ہم نے (موسیٰ کو) پکارا؛ لیکن یہ آپ کے رب کی رحمت ہے تاکہ آپ ایسی قوم کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔ (47) اور (یہ اس لیے ہے) کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب ان کے اپنے ہاتھوں کیے ہوئے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آئے تو وہ کہنے لگیں: اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم آپ کی آیات کی پیروی کرتے اور مومنوں میں سے ہو جاتے۔ (48) پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آ گیا تو انہوں نے کہا: اس (رسول) کو ویسے (معجزے) کیوں نہیں دیے گئے جو موسیٰ کو دیے گئے تھے؟ کیا انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا تھا جو اس سے پہلے موسیٰ کو دیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا تھا کہ (یہ) دو جادو ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، اور کہا تھا کہ ہم ان سب کا انکار کرنے والے ہیں۔ (49) فرما دیجیے: پس اللہ کی طرف سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی ہو، میں اس کی پیروی کروں گا، اگر تم سچے ہو۔ (50) پھر اگر وہ آپ کی بات قبول نہ کریں تو جان لیجیے کہ وہ صرف اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں؛ اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے؛ بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ (51) اور یقیناً ہم نے ان کے لیے کلام (وحی) کو پے در پے پہنچایا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ (52) جن لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب دی تھی وہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں۔ (53) اور جب یہ ان پر تلاوت کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں: ہم اس پر ایمان لائے، بے شک یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے، ہم تو اس سے پہلے بھی فرمانبردار تھے۔ (54) ان لوگوں کو ان کا اجر دوگنا دیا جائے گا اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا، اور وہ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

آیات 55 تا 65: (55) اور جب وہ بے ہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے؛ تم پر سلام ہو؛ ہم جاہلوں کو نہیں چاہتے۔ (56) بے شک آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے، لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے؛ اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ (57) اور انہوں (اہلِ مکہ) نے کہا: اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو ہم اپنی سرزمین سے اچک لیے جائیں گے؛ کیا ہم نے انہیں امن والے حرم میں جگہ نہیں

دی جس کی طرف ہر چیز کے پھل ہماری طرف سے رزق کے طور پر کھینچ کر لائے جاتے ہیں؟ لیکن ان کے اکثر لوگ جانتے نہیں۔(58) اور ہم نے کتنی ہی ایسی بستیوں کو ہلاک کر دیا جو اپنی روزی پر اترا گئی تھیں؛ پس یہ ان کے مکانات ہیں جو ان کے بعد آباد ہی نہیں ہوئے مگر بہت کم؛ اور ہم ہی وارث ہوئے۔(59) اور آپ کا رب بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں یہاں تک کہ ان کی مرکزی [illegible] رسول بھیجے جو انہیں ہماری آیات پڑھ کر سنائے؛ اور ہم بستیوں کو ہلاک کرنے والے نہیں ہوتے مگر جب ان کے رہنے والے ظالم ہوں۔(60) اور جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے، اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے؛ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟(61) بھلا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے اور وہ اسے پانے والا ہے، کیا اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیاوی زندگی کا سامان دیا، پھر وہ قیامت کے دن حاضر کیے جانے والوں میں سے ہو گا؟(62) اور جس دن اللہ انہیں پکارے گا اور فرمائے گا: میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تم دعویٰ کرتے تھے؟(63) جن لوگوں پر بات (عذاب کا فیصلہ) ثابت ہو چکی ہو گی وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ وہی لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا تھا؛ ہم نے انہیں اسی طرح گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے تھے؛ ہم آپ کے حضور (ان سے) بری ہوتے ہیں؛ وہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے (بلکہ اپنی خواہش کی کرتے تھے)۔(64) اور کہا جائے گا: اپنے شریکوں کو پکارو؛ پس وہ انہیں پکاریں گے تو وہ انہیں کوئی جواب نہ دیں گے اور وہ عذاب کو دیکھ لیں گے؛ کاش وہ (دنیا میں) ہدایت قبول کر لیتے! (65) اور جس دن اللہ انہیں پکارے گا اور فرمائے گا: تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟

آیات 66 تا 76: (66) پس اس دن ان پر تمام جوابات پوشیدہ ہو جائیں گے، پھر وہ آپس میں بھی ایک دوسرے سے نہ پوچھ سکیں گے۔(67) البتہ جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور نیک عمل کیا تو امید ہے کہ وہ کامیاب لوگوں میں سے ہو گا۔(68) اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) منتخب کرتا ہے؛ ان کے لیے کوئی اختیار نہیں؛ اللہ پاک ہے اور ان کے شرک سے بلند ہے۔(69) اور آپ کا رب جانتا ہے جو کچھ ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔(70) اور وہی اللہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں؛ دنیا و آخرت میں اسی کے لیے تعریف ہے، اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔(71) فرما دیجیے: بھلا بتاؤ، اگر اللہ تم پر قیامت کے دن تک ہمیشہ کی رات کر دے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہارے لیے روشنی لے آئے؟ کیا تم سنتے نہیں؟(72) فرما دیجیے: بھلا بتاؤ، اگر اللہ تم پر قیامت کے دن تک ہمیشہ کا دن کر دے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہارے لیے ایسی رات لے آئے جس میں تم آرام کرو؟ کیا تم دیکھتے نہیں؟(73) اور اسی کی رحمت سے اس نے تمہارے لیے

رات اور دن بنائے تاکہ تم اس (رات) میں آرام کرو اور (دن میں) اس کا فضل تلاش کرو، اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔(74) اور جس دن وہ انہیں پکارے گا اور فرمائے گا: میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تم دعویٰ کرتے تھے؟(75) اور ہم ہر امت سے ایک گواہ نکالیں گے، پھر کہیں گے: اپنی دلیل پیش کرو؛تب وہ جان لیں گے کہ حق اللہ ہی کے لیے ہے اور جو کچھ وہ گھڑتے تھے وہ سب ان سے گم ہو جائے گا۔(76) بے شک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا، پھر اس نے ان پر سرکشی کی؛ اور ہم نے اسے اتنے خزانے دیے تھے کہ ان کی چابیاں ایک مضبوط جماعت پر بھی بھاری پڑتی تھیں، جب اس کی قوم نے اس سے کہا: اترا ؤمت، بے شک اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

آیات 77 تا 85: (77) اور جو کچھ اللہ نے تجھے دیا ہے اس کے ذریعے آخرت کا گھر تلاش کر، اور دنیا میں سے اپنا حصہ نہ بھول، اور احسان کر جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے، اور زمین میں فساد کی تلاش نہ کر؛ بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(78) قارون نے کہا: یہ (مال) تو مجھے اس علم کی بنا پر دیا گیا ہے جو میرے پاس ہے؛ کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ اللہ اس سے پہلے ان نسلوں کو ہلاک کر چکا ہے جو اس سے زیادہ طاقتور اور زیادہ جمع کرنے والی تھیں، اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں (اس موقع پر) سوال نہیں کیا جائے گا (یعنی ان کا انجام ظاہر ہو گا)۔(79) پھر وہ اپنی آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے نکلا؛ وہ لوگ جو دنیوی زندگی چاہتے تھے انہوں نے کہا: کاش ہمارے لیے بھی ویسا ہی (مال) ہوتا جیسا قارون کو دیا گیا ہے؛ بے شک وہ بڑے نصیب والا ہے۔(80) اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا انہوں نے کہا: تم پر افسوس! اللہ کا ثواب اس شخص کے لیے بہتر ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے؛ اور یہ (نعمت) صبر کرنے والوں کے سوا کسی کو نہیں ملتی۔(81) پس ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا؛ تو اللہ کے مقابلے میں اس کی کوئی جماعت نہ تھی جو اس کی مدد کرتی، اور نہ وہ خود بچ نکلنے والوں میں سے ہوا۔(82) اور جو لوگ کل اس کے مرتبے کی تمنا کرتے تھے وہ صبح کو کہنے لگے: معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے رزق وسیع کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے؛ اگر اللہ ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا؛ معلوم ہوتا ہے کہ کافر کامیاب نہیں ہوتے۔(83) وہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے بناتے ہیں جو زمین میں نہ بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد؛ اور اچھا انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔(84) جو شخص نیکی لے کر آئے گا اس کے لیے اس سے بہتر (جزا) ہے؛ اور جو برائی لے کر آئے گا تو برائیاں کرنے والوں کو اسی کی جزا دی جائے گی جو وہ کرتے تھے۔(85) بے شک جس (اللہ) نے آپ پر قرآن (کے احکام) فرض کیے ہیں وہ ضرور آپ کو لوٹنے کی جگہ (مکہ) کی طرف واپس لے جائے گا؛ فرما دیجیے: میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون کھلی گمراہی میں ہے۔

مرکزی مضامین اور اسباق

اس حصے کے مرکزی اسباق یہ ہیں: اول، غیب کی خبروں کا وحی سے ملنا نبوت کی کھلی دلیل ہے کیونکہ نبی ان واقعات کے زمانے میں موجود نہ تھے۔ دوم، ہدایت اللہ کے اختیار میں ہے؛ داعی کا کام پہنچانا ہے، اس لیے کسی عزیز کی گمراہی پر بے جا غم نہیں کرنا چاہیے۔ سوم، قارون کے قصے سے مال کے بارے میں مکمل نصیحت ملتی ہے کہ مال سے آخرت کمائی جائے، جائز دنیاوی حصہ بھی لیا جائے، احسان کیا جائے اور فساد اور اترانے سے بچا جائے۔ چہارم، اہلِ علم کی نظر میں مال کی چمک بے قیمت ہے اور اصل خیر اللہ کا ثواب ہے جو صبر والوں کو ملتا ہے۔ پنجم، آخرت کا اچھا انجام بڑائی و فساد سے بچنے والے پرہیزگاروں کے لیے ہے اور آیت 85 میں مکہ کی واپسی کا وعدہ داعیوں کے لیے تسلی کا سامان ہے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ القصص کی آیات 45 تا 85 وحی کی سچائی، اہلِ کتاب کے دوہرے اجر، ہدایت کے الٰہی اختیار، حرم کی نعمت، دنیا و آخرت کے موازنے، مشرکین کی بازپرس، رات دن کی حکمت اور قارون کے عبرتناک انجام کو بیان کرتی ہیں۔ طالب علم کو چاہیے کہ آیات 56، 60، 77، 83 اور 85 کے تراجم کو خاص طور پر پختہ کرے اور قارون کے واقعے کی ترتیب یاد رکھے۔

سوال نمبر 5: سورۃ العنکبوت، آیات 30 تا 69 کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ (20 نمبر)

سوال نمبر 5۔ سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر 30 تا 69 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجیے۔ (20)

تعارف

سورۃ العنکبوت قرآن مجید کی انتیسویں سورت ہے، یہ مکی سورت ہے اور اس کی کل انہتر آیات ہیں۔ سورت کا مرکزی موضوع آزمائش کا فلسفہ ہے کہ ایمان کا دعویٰ آزمائش کے بغیر قبول نہیں ہوتا، اور اس میں سابقہ انبیاء و اقوام کے واقعات کو اسی اصول کی مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ زیرِ ترجمہ حصہ آیات 30 تا 69 ہے اور یہ سورت کا تقریباً

آخری نصف سے بھی زیادہ حصہ ہے۔ اس میں حضرت لوط علیہ السلام کی دعا و قوم کا انجام، حضرت شعیب، عاد، ثمود، قارون، فرعون و ہامان کے مختلف عذاب، مکڑی کے گھر کی مشہور مثال، نماز کی تاثیر، اہلِ کتاب سے بہترین انداز میں بحث کا حکم، نبی امی کی سچائی، کتاب کو معجزہ کافی قرار دینا، ہجرت و رزق و موت کے مضامین اور آخر میں اللہ کی راہ میں کوشش کرنے والوں کے لیے ہدایت و معیت کا وعدہ آیا ہے۔ یہ حصہ صبر، ہجرت اور جہدِ مسلسل کی مکمل تعلیم فراہم کرتا ہے۔

ترجمے کے اسلوب کے بارے میں وضاحت: لفظی ترجمے سے مراد یہ ہے کہ ہر عربی لفظ کے مقابل اس کا اردو مفہوم رکھا جائے، جبکہ بامحاورہ ترجمے سے مراد جملے کے مجموعی مفہوم کو اردو کے محاورے اور روانی کے مطابق ادا کرنا ہے۔ اس جواب میں پہلے [illegible] منتخب حصے کا تعارف پیش کیا گیا ہے، پھر ایک جدول میں منتخب آیات کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے، اس کے بعد تمام آیات کا بامحاورہ ترجمہ آیت نمبروں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور آخر میں مرکزی مضامین اور خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ لفظی جدول کی مدد سے ہر آیت کے الفاظ الگ الگ سمجھے اور پھر بامحاورہ ترجمے سے واقعے و مفہوم کی وحدت کو [illegible] کرے، کیونکہ امتحان میں یہی دونوں پہلو مطلوب ہوتے ہیں۔

لفظی ترجمہ: منتخب آیات کے اہم الفاظ

جدول 5: سورۃ العنکبوت (30 تا 69) — منتخب الفاظ کا لفظی ترجمہ

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی مفہوم
30	رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ	اے میرے رب! فسادی قوم کے مقابلے میں میری مدد فرما
33	سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا	ان (فرشتوں) کی وجہ سے وہ غمگین ہوئے اور ان کی وجہ سے دل تنگ ہوا

37	فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ	پس انہیں زلزلے نے پکڑ لیا
40	فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا	پس ان میں سے بعض پر ہم نے پتھراؤ والی ہوا بھیجی
41	كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا	مکڑی کی مثال کی طرح جس نے ایک گھر بنایا
41	وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ	اور بے شک سب گھروں سے کمزور مکڑی کا گھر ہے
45	اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ	بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے
46	وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ	اور اہلِ کتاب سے بحث نہ کرو مگر اس طریقے سے جو بہترین ہو
48	وَلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ	اور نہ آپ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لکھتے تھے
57	كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ	ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے
64	وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ	اور بے شک آخرت کا گھر ہی اصل زندگی ہے
69	وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا	اور جو لوگ ہمارے لیے کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنے راستوں کی ہدایت دیں گے

بامحاورہ ترجمہ: آیات 30 تا 69

آیات 30 تا 40: (30) لوط نے کہا: اے میرے رب! فسادی قوم کے مقابلے میں میری مدد فرما۔ (31) اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے تو انہوں نے کہا: بے شک ہم اس بستی والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں؛ یقیناً اس کے رہنے والے ظالم ہیں۔ (32) ابراہیم نے کہا: اس میں تو لوط (موجود) ہیں؛

فرشتوں نے کہا: ہم خوب جانتے ہیں جو اس میں ہے؛ ہم ضرور لوط کو اور ان کے گھر والوں کو نجات دیں گے سوائے ان کی بیوی کے، وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔ (33) اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوط کے پاس آئے تو وہ ان کی وجہ سے غمگین ہوئے اور ان کے بارے میں دل تنگ ہوا؛ اور فرشتوں نے کہا: نہ ڈریے اور نہ غم کیجیے؛ بے شک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دینے والے ہیں سوائے آپ کی بیوی کے، وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔ (34) بے شک ہم اس بستی والوں پر آسمان سے عذاب اتارنے والے ہیں اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔ (35) اور یقیناً ہم نے اس (بستی) میں سے عقل والوں کے لیے ایک واضح نشانی چھوڑ دی ہے۔ (36) اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا) تو انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اور آخری دن کی امید رکھو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔ (37) پس انہوں نے شعیب کو جھٹلایا تو انہیں زلزلے نے پکڑ لیا، پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ (38) اور عاد و ثمود کو بھی (ہلاک کیا) اور یقیناً ان کے (تباہ شدہ) مکانات سے (ان کا انجام) تم پر واضح ہو چکا ہے؛ اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے خوشنما کر دیے تھے پھر انہیں سیدھے راستے سے روک دیا حالانکہ وہ ہوشیار سمجھے جاتے تھے۔ (39) اور قارون، فرعون اور ہامان کو بھی (ہلاک کیا)؛ اور یقیناً ان کے پاس موسیٰ واضح دلائل لے کر آئے تھے، پھر انہوں نے زمین میں تکبر کیا حالانکہ وہ (ہمارے عذاب سے) آگے بڑھنے والے نہ تھے۔ (40) پس ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ کی وجہ سے پکڑا؛ ان میں سے بعض پر ہم نے پتھراؤ والی آندھی بھیجی، بعض کو زور کی آواز (چنگھاڑ) نے پکڑ لیا، بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور بعض کو ہم نے غرق کر دیا؛ اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا، لیکن وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔ نوٹ: قومِ لوط سے متعلق احکام و نتائج کا بیان ترجمے کی حد تک علمی طور پر کیا گیا ہے؛ شرعی احکام کی تطبیق اہلِ علم و مجاز عدالتوں کا کام ہے۔

آیات 41 تا 50: (41) جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو کارساز بنایا ان کی مثال مکڑی کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا؛ اور بے شک سب گھروں سے کمزور مکڑی کا گھر ہے، کاش وہ جانتے ہوتے! (42) بے شک اللہ جانتا ہے جس چیز کو بھی وہ اس کے سوا پکارتے ہیں؛ اور وہی غالب، حکمت والا ہے۔ (43) اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں، اور انہیں صرف علم والے ہی سمجھتے ہیں۔ (44) اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا؛ بے شک اس میں مومنوں کے لیے نشانی ہے۔ (45) آپ اس کتاب میں سے تلاوت کیجیے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کیجیے؛ بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے؛ اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے؛ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (46) اور اہلِ کتاب سے بحث نہ کرو مگر اس طریقے سے جو سب سے بہتر ہو، سوائے ان میں سے جنہوں نے ظلم کیا ہو؛ اور کہو: ہم اس پر ایمان لائے جو

ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا، اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے، اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔(47) اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف کتاب نازل کی؛ پس جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی تھی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں، اور ان (اہلِ مکہ) میں سے بھی کچھ لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں؛ اور ہماری آیات کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں۔(48) اور آپ اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لکھتے تھے؛ اگر ایسا ہوتا تو باطل پرست لوگ ضرور شک میں پڑ جاتے۔ (49) بلکہ یہ (قرآن) واضح آیات ہیں ان لوگوں کے سینوں میں جنہیں علم دیا گیا ہے؛ اور ہماری آیات کا انکار صرف ظالم ہی کرتے ہیں۔(50) اور انہوں نے کہا: اس (رسول) پر اس کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اتاری گئیں؟ فرما دیجیے: نشانیاں تو صرف اللہ کے پاس ہیں، اور میں تو صرف کھلا ڈرانے والا ہوں۔

آیات 51 تا 60: (51) کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل کی جو ان پر تلاوت کی جاتی ہے؛ بے شک اس میں ایمان لانے والی قوم کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔(52) فرما دیجیے: میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ کافی ہے؛ وہ جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے اور اللہ کا انکار کیا وہی خسارہ اٹھانے والے ہیں۔(53) اور وہ آپ سے عذاب جلدی مانگتے ہیں؛ اور اگر ایک مقررہ مدت نہ ہوتی تو ان پر عذاب ضرور آ جاتا، اور وہ ضرور ان پر اچانک آئے گا اور انہیں خبر بھی نہ ہو گی۔(54) وہ آپ سے عذاب جلدی مانگتے ہیں؛ اور بے شک جہنم کافروں کو گھیرنے والی ہے۔(55) جس دن عذاب انہیں ان کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ڈھانپ لے گا اور (اللہ) فرمائے گا: چکھو (اس کا مزہ) جو تم کرتے تھے۔(56) اے میرے ایمان والے بندو! بے شک میری زمین وسیع ہے، پس میری ہی عبادت کرو۔(57) ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے، پھر تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔(58) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ہم ضرور انہیں جنت کے بلند محلات میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے؛ عمل کرنے والوں کا اجر کیا ہی اچھا ہے! (59) جنہوں نے صبر کیا اور وہ اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔(60) اور کتنے ہی جاندار ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے؛ اللہ انہیں بھی رزق دیتا ہے اور تمہیں بھی؛ اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔

آیات 61 تا 69: (61) اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج و چاند کو کس نے تابع کیا، تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے؛ پھر وہ کہاں بہکائے جاتے ہیں؟(62) اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے رزق وسیع کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے؛ بے شک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ (63) اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان سے پانی کس نے اتارا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد کس نے زندہ کیا، تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے؛ فرما دیجیے: تمام

تعریفیں اللہ کے لیے ہیں؛ بلکہ ان کے اکثر لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔(64) اور یہ دنیاوی زندگی کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں؛ اور بے شک آخرت کا گھر ہی اصل زندگی ہے، کاش وہ جانتے ہوتے! (65) پھر جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو پکارتے ہیں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے؛ پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف نجات دے دیتا ہے تو اس وقت وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔(66) تاکہ وہ اس (نعمت) کی ناشکری کریں جو ہم نے انہیں دی، اور فائدہ اٹھاتے رہیں؛ پس عنقریب وہ جان لیں گے۔ (67) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے (مکہ کو) امن والا حرم بنایا ہے حالانکہ ان کے اردگرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں؛ کیا پھر وہ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں؟(68) اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب وہ اس کے پاس آ جائے؛ کیا جہنم میں کافروں کے لیے ٹھکانا نہیں ہے؟(69) اور جو لوگ ہمارے (راستے) میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنے راستوں کی ہدایت دیں گے؛ اور بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

مرکزی مضامین اور اسباق

اس حصے کے بڑے اسباق یہ ہیں: اول، ہر قوم کا عذاب اس کے جرم کے مناسب آیا، اس لیے عبرت کے نقشے میں انصافِ الٰہی جھلکتا ہے۔ دوم، اللہ کے سوا سہارے مکڑی کے جالے کی مانند کمزور ہیں؛ سمجھدار وہ ہے جو مثال سے سبق لے۔ سوم، نماز، تلاوت اور ذکر وہ تربیتی نظام ہے جو انسان کو بے حیائی و برائی سے روکتا ہے۔ چہارم، اہلِ کتاب سے گفتگو کا بہترین انداز اور مشترکہ توحید کی دعوت دعوتی اخلاق کی بنیاد ہے۔ پنجم، جس زمین میں دین پر عمل دشوار ہو وہاں ہجرت کا باب کھلا ہے، رزق و موت اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور سورت کا آخری وعدہ یہ ہے کہ جو اللہ کے لیے کوشش کرتا ہے اللہ اسے اپنے راستے ضرور دکھاتا ہے اور اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہی آیت پوری سورت کے آزمائشی موضوع کا دلکش جواب ہے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ العنکبوت کی آیات 30 تا 69 تباہ شدہ اقوام کے انجام، شرک کی کمزوری کی مثال، نماز و دعوت کے اصول، قرآن کی کفایت، ہجرت و توکل کی ترغیب اور اللہ کی راہ میں کوشش کا انعام بیان کرتی ہیں۔ طالبِ علم کو چاہیے کہ آیات 41، 45، 56 تا 60 اور 69 کے تراجم کو خاص اہتمام سے یاد کرے اور اقوام کے عذابوں کی اقسام کی فہرست ترتیب وار ذہن نشین کرے۔

USMAN NOTES www.usmannotes.com